فقہ جعفری کے نقطۂ نظر سے نابالغ کا نکاح اور شادی

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ جعفری کے نقطۂ نظر سے نابالغ اطفال کا نکاح اور شادی

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

اجلاس: 209 ء میں ایک کمیٹی برائے امتناع از دواج اطفال (ترمیمی بل 2017ء) کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مجھے بھی رکن نامزد کیا گیا۔ کمیٹی کا اجلاس یکم مارچ 2018ء کو ہوا جس میں یہ طے پایا کہ اس کے متعلق کونسل کے سابقہ فیصلہ جات کی روشنی میں تحریری رپورٹ تیار کی جائے جس میں میرے ذمہ لگایا گیا کہ ایران، افغانستان، عراق، بحرین، لبنان میں جو قانون نافذ ہے اس کی تفصیل بھی دی جائے۔

میں نے اس موضوع بارے سات سوالات ترتیب دیئے ان سوالات کے جوابات کے ساتھ متعدد ممالک میں جاری قانون کو بھی شامل کیا ہے۔

فقہ جعفری کے مطابق نابالغ اطفال کے نکاح اور شادی کے بارے رائے

سوال نمبر 1: کیا نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں نکاح ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے ولی شرعی (باپ، دادا) کی اجازت کا ہونا ضروری ہے اور ولی شرعی بھی ان دونوں کے نکاح معقول مصلحت کو مد نظر رکھے گا۔ مصلحت کی تشخیص مجاز عدالت کرے گی۔

سوال نمبر 2: نابالغ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کا اختیار کس کے پاس ہے؟

جواب: یہ اختیار فقط ولی شرعی کے پاس ہے۔ ولی شرعی سے مراد باپ اور دادا ہیں اور اگر باپ اور دادا میں اختلاف ہو جائے تو دادا کی رائے کو مقدم جانا جائے گا۔

سوال نمبر 3: لڑکے اور لڑکی کے لئے اختیار ہے کہ وہ بالغ ہونے کے بعد اس نکاح کو فسخ کر دیں جو ان کے ولی نے کیا ہو؟

جواب: اگر تو ولی شرعی نے معقول مصلحت کے تحت نکاح کیا ہو گا تو وہ نکاح نافذ ہے لیکن اگر نابالغ بچوں کے مفاد کو مد نظر رکھے بغیر نکاح کیا جائے تو اس صورت نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے لیکن اس کی تشخیص مجاز عدالت ہی کرے گی۔

سوال نمبر 4: کیا نابالغ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کی صورت میں رخصتی ہو سکتی ہے؟

جواب: قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح کے بعد رخصتی کرنے میں کوئی ممانعت نہ ہے البتہ رخصتی کے بعد ہمبستری کرنا ممنوع ہے۔ اگر ہمبستری کرے گا تو جرم کا مرتکب ہو گا اور گناہگار بھی ہو گا۔ اگر مجامعت کی وجہ سے لڑکی کو نقصان پہنچے تو اس پر اسے قانون تعزیرات کے تحت سزا ہو گی اور اگر افضاء (پیشاب اور حیض کی جگہ کا ایک ہو جانا) ہو جائے تو ہمیشہ کے لئے بیوی

شوہر پر حرام ہو جائے گی اور مکمل دیت بھی دینا ہو گی، تاحیات اس کے اخراجات کی ذمہ داری اس پر ہو گی اسے اس کا حق مہر بھی پورا ادا کرنا ہو گا۔ (تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۴۲، مسئلہ نمبر ۱۲)

سوال نمبر 5: نابالغ اطفال کا نکاح ہو جائے تو ان کے لیئے رخصتی کی عمر کیا ہے؟

جواب: نکاح اور شادی کے لئے قرآن و سنت کے مطابق عمر کی کوئی حد متعین نہیں کی گئی۔ ایران اسلامی میں قانونی شادی کے لئے 13 سال ہجری شمسی لڑکی کے لئے اور 15 سال شمسی لڑکے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ البتہ نابالغ بچوں کا نکاح شرعی ولی کی اجازت اور نابالغ بچوں کی مصلحت اور مفاد کو مد نظر رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ مصلحت کی تشخیص مجاز عدالت کرے گی، لہٰذا جب نکاح کی اجازت ہے تو رخصتی بھی ہو سکتی ہے لیکن جیسا کہ سابقہ سوال کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رخصتی میں ممانعت نہیں ہے، ہمبستری بلوغ سے پہلے جائز نہیں ہے، خلاف ورزی پر سزا ہے۔

سوال نمبر 6: کیا شرعی بلوغ کے حصول کے ساتھ نکاح کے لئے رشادت شرط ہے؟

جواب: شادی کے لئے جنسی بلوغ کا ہونا ضروری ہے، رشادت ضروری نہیں۔

سوال نمبر 7: اگر نابالغ لڑکی کی رخصتی کر دی جائے تو کیا رخصتی دینے والوں کے لئے سزا ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح کے بعد نابالغ کی رخصتی دی جا سکتی ہے لیکن ہمبستری ممنوع ہے۔ ہمبستری کی صورت میں جس قدر نقصان عورت کے لئے ہو گا اسی اعتبار سے شوہر کے لئے جرمانہ و سزا ہے۔

ذکر شدہ سوالات کے جوابات بارے بالترتیب مزید تفصیلات

فقہ جعفری کے مطابق نابالغ لڑکی اور لڑکے کے نکاح کا حکم:

اشاریہ: نکاح کے صحیح ہونے کی دو بنیادی شرطیں ہیں، ا۔ شرائط زوجین ۲۔ شرائط عقد نکاح

شرائط زوجین کی پھر دو قسمیں ہیں، ا۔ شرائط مثبت، جیسے زوجین کا دو مختلف جنس سے ہونا، یا شرائط صحی یعنی صحت و سلامتی کے حوالے سے نکاح کے قابل ہونا ۲۔ شرائط منفی، اس سے مراد، عورت مرد کے درمیان وہ معاشرتی اور اجتماعی صورت حال جس کی وجہ سے وہ آپس میں نکاح نہیں کر سکتے انہیں فقہی اصطلاح میں موانع نکاح بھی کہا جاتا ہے، جیسے نسبی اور رضاعی قرابت داری، کفر وغیرہ۔

زوجین کا دو مختلف جنس سے ہونا ایک مسلم اور قطعی امر ہے اس لیے قانون مدنی ایران میں اس امر کی تصریح نہیں کی گئی، دیگر ممالک میں بھی اس کو واضح بیان نہیں کیا گیا، چونکہ یہ مسئلہ قطعی اور مسلم ہے کہ مجامعت دو جنس مخالف کے درمیان محقق ہوتی ہے، اور ہم جنس سے نکاح خلاف اخلاق حسنہ اور معاشرے کے نظم و نسق کے خلاف ہے، قانون مدنی ایران کے

مطابق دو جنس مخالف کی تشخیص شناختی کارڈ کے ساتھ معتبر قرار پائی ہے، پس دو ہم جنس یا خنثی مشکلہ، کسی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

شرائط صحی (صحت) : اس سے مراد، مرد اور عورت جسمانی طور پر اس قابل ہوں کہ روابط جنسی انجام دے سکیں اور انکی سلامتی میں کوئی خلل واقع نہ ہو، جیسے نابالغ کے ساتھ مجامعت کرنے سے اس کا کوئی عضو ناقص ہو جائے یا وہ مر جائے۔ [1]

سوالات اور ان کے جوابات

سوال نمبر ۱: کیا نابالغ لڑکی اور لڑکے کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: نابالغ لڑکی اور لڑکا خود سے اپنے لئے نکاح نہیں کر سکتے، البتہ اگر ولی کی اجازت اور طرفین کے لیے مصلحت بھی موجود ہو تو نابالغ لڑکا اور لڑکی کا نکاح منعقد ہو جائے گا۔ [2]

ایران کے قانون مدنی مادہ (۱۰۴۱) میں نکاح کی عمر، لڑکی کے لیے حداقل ۱۳ سال اور لڑکے کے لیے ۱۵ سال مقرر ہے، پس اگر ولی نابالغ کا نکاح کروانا چاہے تو مُولیٰ علیہ کے لیے کسی مصلحت کا پایا جانا ضروری ہے، اور اس مصلحت کی تشخیص اور تائید صالح عدالت کرے گی [3]۔ اگر کوئی شخص بغیر اذن ولی اور مصلحت کے ایسے جوڑے کی شادی کرائے گا جو ابھی قانونی سن ازدواج تک نہ پہنچے ہوں تو ایسے شخص کو حداقل ۶ ماہ سے ۲ سال تک قید تادیبی، اور جو شادی کرے گا اس کے لیے ۲ سال سے ۳ سال تک قید تادیبی ہو گی۔ اور ممکن ہے کہ ساتھ نقدی جرمانہ بھی جو کہ ۲۰۰۰ ریال سے ۲۰۰۰۰ ریال تک ہو سکتا ہے، اور اگر مجامعت کی وجہ سے عورت کا کوئی عضو ناقص ہو جائے یا وہ دائمی مریض ہو جائے تو شوہر کو ۵ سال سے ۱۰ سال تک قید بامشقت ہو گی، اور اگر مجامعت کی وجہ سے عورت فوت ہو جائے تو شوہر کو عمر قید بامشقت ہو گی، اسی طرح یہی سزا یا جرم میں معاونت کی سزا، نکاح خوان اور جو بھی اس شادی کرانے میں شریک یا عمل دخل رکھتا ہو گا، کے لیے مقرر ہے۔ [4]

سوال ۲: نابالغ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کا حق کس کو ہے؟

جواب: نابالغ لڑکی، لڑکے کے نکاح کا حق فقہی اور حقوقی نقطہ نگاہ سے فقط باپ اور دادا کو ہے، اور اگر باپ اور دادا موقع پر حاضر نہ ہوں اور اجازت لینا بھی ممکن نہ ہو اور لڑکی، لڑکے کو شادی کرنے کی شدید ضرورت اور دونوں کی مصلحت کا تقاضا

---

[1] ۔ حقوق مدنی، دکتر میر سید حسن امامی، ج ۴ ص ۳۳۵، ۳۳۷، چاپ ۲۱، ۱۳۸۹ش، انتشارات اسلامیہ، تھران

[2] ۔ دورہ مقدماتی حقوق مدنی خانوادہ، ناصر کاتوزیان، ص ۶۸، ۶۷

[3] ۔ مجموعہ نظرات شورای نگھبان در مورد مصوبات مجلس شورای اسلامی، دورہ ششم، سال دوم، ص ۶۵۳؛ قانون مدنی باآخرین اصلاحات والحاقات ص ۱۳۵

[4] ۔ حقوق مدنی، دکتر میر سید حسن امامی، ج ۴ ص ۳۳۵ تا ۳۴۱؛ بررسی فقہی حقوق خانوادہ، دکتر سید مصطفیٰ محقق داماد، ج ۴، نشر علوم اسلامی، تھران

ہو جسے نظرانداز نہ کیا جاسکے تو عدالت سے رجوع کرکے نکاح کر سکتے ہیں، اسی طرح اگر باپ اور دادا کے اذن میں تنازع اور اختلاف ہو جائے تو دادا اولویت رکھتا ہے۔[5]

مستندات:

ا۔عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ لَا تَزَوَّجُ ذَوَاتُ الْآبَاءِ مِنَ الْأَبْكَارِ إِلَّا بِإِذْنِ آبَائِهِن [6]

ترجمہ: ابن ابي يعفور، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے، کہ آپ نے فرمایا: باکرہ لڑکیاں جن کے باپ دادا ہوں وہ انکی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتیں۔

۲۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ إِذَا زَوَّجَ الْأَبُ وَ الْجَدُّ كَانَ التَّزْوِيجُ لِلْأَوَّلِ فَإِنْ كَانَا جَمِيعاً فِي حَالٍ وَاحِدَةٍ فَالْجَدُّ أَوْلَى [7]

ترجمہ: جب کسی باکرہ لڑکی کا نکاح باپ اور دادا کریں تو جس نے پہلے نکاح کروایا اس کا نکاح نافذ ہوگا، اور اگر ایک ہی وقت میں ہو تو دادا اولویت رکھتا ہے۔

سوال ۳: جب لڑکا اور لڑکی بالغ ہو جائیں تو کیا انہیں سابقہ نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے؟

جواب: اذن ولی اور مولی علیہ کے مصالح کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جانے والا نکاح نافذ ہوگا اور لڑکا لڑکی بلوغ کے بعد اسے فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

مستندات:

ا۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع۔ عَنِ الصَّبِيَّةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَتَكْبُرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَيَجُوزُ عَلَيْهَا التَّزْوِيجُ أَوِ الْأَمْرُ إِلَيْهَا قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ أَبِيهَا [8]

ترجمہ: **محمد** بن اسماعیل بن بزیع نے کہا: میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایسی لڑکی کے بارے سوال کیا جس کی شادی اس کا باپ کروا دیتا ہے، اور پھر فوت ہو جاتا ہے حالانکہ وہ لڑکی نابالغ ہوتی ہے، اور شوہر کے دخول کرنے سے پہلے جب وہ بالغ ہو جاتی ہے کیا اسکی شادی کرانا جائز ہے یا خود لڑکی کو اختیار ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اسکے باپ کے لیے اسکی شادی کرانا جائز ہے۔

---

[5] ۔ حقوق مدنی، دکتر میر سید حسن امامی، ج ۴ ص ۳۴۸

[6] ۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۲۰ ص ۲۷۷، باب ۶، حدیث مسلسل ۲۵۶۲۲

[7] ۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۲۰ ص ۲۷۷، باب ۱۱، حدیث مسلسل ۲۵۶۵۱

[8] ۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۲۰ ص ۲۷۵، باب ۶ حدیث مسلسل ۲۵۶۱۸؛ کافی، مرحوم کلینی، ج ۵ ص ۳۹۴، باب حدیث ۹

۲۔ عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ غُلَامٍ وَ جَارِیَةٍ زَوَّجَهُمَا وَلِیَّانِ لَهُمَا وَ هُمَا غَیْرُ مُدْرِکَیْنِ ۔۔۔۔۔ قُلْتُ فَإِنْ کَانَ أَبُوهَا هُوَ الَّذِی زَوَّجَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ قَالَ یَجُوزُ عَلَیْهَا تَزْوِیجُ الْأَبِ وَ یَجُوزُ عَلَی الْغُلَامِ وَ الْمَهْرُ عَلَی الْأَبِ لِلْجَارِیَةِ[9]

ترجمہ : ابو عبیدہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسے لڑکی اور لڑکے کے بارے سوال کیا جن کے اولیاء نے ان کا نکاح کروایا ہے حالانکہ وہ نابالغ تھے ؟۔۔۔۔۔ پھر راوی نے عرض کی کہ اگر ان کے والدین نے ان کا نکاح بالغ ہونے سے پہلے کروایا ہو ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: باپ کا لرکی اور لڑکے کی شادی کروانا صحیح ہے ، اور لڑکی کا حق مھر باپ پر ہوگا۔

سوال نمبر ۴ : کیا نابالغ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کی صورت میں رخصتی (شادی) ہو سکتی ہے ؟

جواب :قرآن و روایات میں لڑکے اور لڑکی کے نکاح اور شادی کے لئے عمر کی کوئی حد معین نہیں کی گئی بلکہ اس چیز کو طرفین (اگر دونوں بالغ ہوں) یا اُن کے اولیاکے سپرد کیا گیا ہے تا کہ وہ اپنے ذاتی ، گھریلو، قومی و قبائلی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں کوئی بھی فیصلہ کر سکیں۔

البتہ نکاح کے لئے عمر کی حد کا معین نہ ہونا یا نکاح کے جائز ہونے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہر طرح کے جنسی معاملات بھی ہر صورت میں جائز ہوں، کیونکہ شوہر اور بیوی کے درمیان جنسی لذت حاصل کرنے کے لئے بیوی کے لئے عمر کی ایک خاص حد معین کی گئی ہے تا کہ اُسے ہر طرح کی جسمانی یا روحانی مشکلات سے دوچار ہونے سے بچایا جاسکے۔ لہٰذا اگر شوہر اسلام کے اِس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی نابالغ بیوی کے ساتھ قربت اختیار کرے (یعنی اُس سے مخصوص جنسی لذت حاصل کرے) اور اُس کا یہ عمل اُس کی بیوی کی جسمانی سلامتی کے لئے نقصان دہ ثابت ہو (مثلا بیوی کا افضا ہو جائے یعنی پیشاب اور خونِ حیض کا راستہ ایک ہو جائے) تو اسلام کی نظر میں اُس شخص پر وہ بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہونے کے ساتھ ساتھ شوہر کے لئے سخت سزائیں بھی معین کی گئی ہیں جن کے بارے میں شیعہ فقہا نے اپنی فقہی کتب میں تصریح کی ہے۔

امام خمینیؒ نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے: اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ اُس کی عمر کے نو سال مکمل ہونے سے پہلے ہمبستری کرے اور اُسے افضاء کر دے (یعنی لڑکی کے پیشاب اور خونِ حیض کا راستہ ایک ہو جائے) تو اُس شوہر کے لئے اُس بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گا، اور ضروری ہے کہ اُس کی مکمل دیت ادا کرے اور تاحیات اُس کے مکمل اخراجات کی ذمہ داری اٹھائے اور اُس کا حق مہر بھی مکمل ادا کرے۔[10]

[9] ۔ الکافی، مرحوم کلینی، ج ۷ ص ۱۳۲ حدیث ۱

[10] : امام خمینی، تحریر الوسیلة، ج2، ص: 242، مسألة 12: وإن أفضاها بأن جعل مسلكی البول و الحیض واحدا أو مسلكی الحیض و الغائط واحدا حرم علیه وطؤها أبدا لكن علی الأحوط فی الصورة الثانیة، و علی أی حال لم تخرج عن زوجیته علی الأقوی، فیجری علیها أحكامها من التوارث و حرمة الخامسة و حرمة أختها معها و غیرها، و یجب علیه نفقتها ما

ایران کے تعزیراتی قانون کے آرٹیکل 476 میں اس سلسلہ میں یوں ذکر ہوا ہے: ہر وہ مجرمانہ عمل جو ہمبستری کی قوت کے مکمل طور پر خاتمہ کا سبب بنے، کامل دیت ہوگی۔

آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی روایات سے اِس قانون کا استنباط کیا گیا ہے:

عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ مَنْ وَطِئَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ تِسْعِ سِنِينَ فَأَصَابَهَا عَيْبٌ فَهُوَ ضَامِنٌ[11]

ترجمہ: جو کوئی اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے نو سال مکمل ہونے سے پہلے ہمبستری کرے، اور اُسے عیب (افضاء) لاحق ہو جائے تو شوہر ذمہ دار ہے۔

اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نابالغ لڑکی کی شادی ہو سکتی ہے، اور یہ بھی واضح ہے کہ لڑکی کی نو سال عمر سے پہلے اُس کے ساتھ ہمبستری کرنا درست نہیں ہے۔

جمہوری اسلامی ایران کے قانون میں شادی کی قانونی عمر لڑکی کے لئے ۱۳ سال اور لڑکے کے لئے ۱۵ سال ہے؛ لیکن اس کے باوجود مذکورہ بالا عمر سے کم عمری کی شادی کو قانونی استثنا حاصل ہے، اس استثنا کے تحت ۱۳ سال سے کم عمر لڑکی اور ۱۵ سال سے کم عمر لڑکے کی شادی، ولی (باپ یا دادا) کی مصلحتی اجازت اور مجاز عدالت کی رائے سے مشروط ہے؛ اس استثنا کے پیشِ نظر یہ کہنا درست ہے کہ ایران کے قانون میں ہر عمر میں شادی ممکن ہے۔

پس بلوغ سے پہلے (لڑکی کے لئے ۹ سال قمری، اور لڑکے کے لئے ۱۵ سال قمری) شادی ولی (یعنی باپ یا دادا) کی اجازت سے انجام پا سکتی ہے۔

ایران کے قانون کے مطابق نابالغ کی شادی کے لئے عدالت مصلحت کی تشخیص کا اجازتنامہ ضروری ہے، یہ قانون ۱۳۸۱ شمسی (بمطابق 22 جون 2002 عیسوی) کو ایران کے عائلی قانون میں شامل کیا گیا ہے؛[12] اِس قانون سے پہلے نابالغ کی شادی صرف ولی کی مصلحتی رائے کی بنا پر انجام پاتی تھی، لیکن اِس قانون کے پاس ہونے کے بعد اگر لڑکا پندرہ سال اور لڑکی تیرہ سال کی ہو تو وہ قانونی عمر ہونے کی بنا پر خود شادی کے لئے اقدام کر سکتے ہیں، لیکن اگر اس عمر سے پہلے نکاح یا شادی کرنا چاہیں تو تین شرط کی رعایت کرنا ہوگی:

۱): ولی (باپ یا دادا) اجازت دے؛

دامت حية و إن طلقها بل و إن تزوجت بعد الطلاق على الأحوط، بل لا يخلو من قوة، و يجب عليه دية الإفضاء، و هي دية النفس، فإذا كانت حرة فلها نصف دية الرجل مضافا إلى المهر الذي استحقته بالعقد و الدخول، ناشر: مؤسسة دار العلم، طبع اول، قم، 2 جلدی.

[11]: تہذیب الأحکام (شیخ طوسی): ج 7 ص 410؛ 1638، وسائل الشیعہ (حر عاملی): ج 20 ص 103، کتاب النکاح، اِبواب مقدّمات النکاح و آدابہ، الباب 45، الحدیث۔

[12]: اس قانون میں یوں ذکر کیا گیا ہے: لڑکی کے تیرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے اور لڑکے کے پندرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے اُن کا عقدِ نکاح مصلحت کی شرط کے ساتھ ولی کی اجازت یا صلاحیت رکھنے والی مجاز عدالت کی تشخیص کے ساتھ مشروط ہے۔

۲) : قانونی عمر سے پہلے شادی کی مصلحت واضح کی جائے ؛

۳) : مجاز عدالت ایسے نکاح یا شادی کی مصلحت کی تشخیص اور تائید کرے۔[13]

البتہ ابھی تک ایران کے قانون میں عدالت سے باقاعدہ اجازت لئے بغیر نابالغ کی شادی انجام پانے کی صورت میں کوئی سزا معین نہیں کی گی اور نہ ہی کوئی جرمانہ معین کیا گیا ہے۔ اگرچہ ایران کے قانونِ تعزیرات کے آرٹیکل ۶۴۶ میں نابالغ لڑکے یا لڑکی کے ولی کی اجازت کے بغیر شادی انجام دینے پر چھ مہینے سے دو سال تک کے لئے قید بامشقت کی سزا معین کی گئی ہے۔[14]

اس بناء پر اگر ولی اور عدالت کی مصلحتی اجازت کی بنا پر نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دیا جائے تو رخصتی (شادی) کی بھی اجازت ہو گی لیکن شرط یہ ہے کہ شوہر شادی (رخصتی) کے بعد بھی اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکے گا تاکہ افضا نہ ہو جائے، اگرچہ اُس سے دیگر طریقوں (مثلا چھونا، بوسہ لینا وغیرہ) سے لطف اندوز ہونے میں کوئی حرج نہ ہو گا۔

لیکن اگر نابالغ لڑکی کے ساتھ نکاح کے بعد رخصتی بھی کر دی جائے اور شوہر اپنی نابالغ بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے تو شرعی اور قانونی اعتبار سے دو صورتیں ہو سکتی ہیں :

اگر ہمبستری سے بیوی کو کوئی نقصان نہ پہنچے (مثلا افضاء نہ ہو) تو شوہر دینی نقطہ نظر سے گنہگار شمار ہو گا لیکن قانونی لحاظ سے اُس کے لئے کوئی سزا نہ ہو گی۔

اور اگر ہمبستری سے بیوی کا افضاء ہو جائے تو وہ لڑکی شوہر کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور سابقہ ذکر کی گئی تعزیرات شوہر پر لاگو ہوں گی۔

افغانستان کا قانون :

افغانستان کے قانون کے مادہ (70) اور شیعیان افغانستان کے احوالِ شخصیہ کے مادہ (94) میں نکاح کی قانونی عمر لڑکی کے لئے 16 سال شمسی، اور لڑکے کے لئے 18 سال شمسی مقرر کی گئی ہے۔

---

[13] : مخفی نہ رہے سنہ ۱۳۷۹ شمسی (۲۰۰۰ میلادی) میں ایرانی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا جس کے مطابق لڑکی اور لڑکے کی شادی کی قانونی عمر اٹھارہ سال قرار دی گئی، اور یہ کہ اگر کوئی لڑکی پندرہ سال کی عمر میں شادی کرنا چاہے تو عدالت مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے اُسے اجازت دے سکتی ہے؛ لیکن ایران کی شورای نگہبان نے اِس قانون کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیتے ہوئے تائید نہ کی؛ اور پھر جب ایرانی پارلیمنٹ نے اپنے تصویب شدہ قانون پر اصرار کیا تو یہ مسئلہ ایران کے اعلی ترین ادارے (مجمع تشخیص مصلحت نظام) کے سپرد کر دیا گیا، جس نے ۲۲ جون ۲۰۰۲ کو سابقہ ذکر کئے گئے قانون کو پاس کیا۔

[14] : البتہ مخفی نہ رہے کہ ایران کے قانون میں یہ جرم اور سزا مرد کے لئے ہے، لہٰذا اگر کوئی لڑکی قانونی عمر سے پہلے شادی کا اقدام کرے اُس کے لئے قانون میں کوئی سزا معین نہیں کی گئی۔

البتہ اس قانون میں بھی ایک استثنار کھا گیا ہے، اور وہ یہ کہ اگر کوئی قانونی عمر سے کم عمر میں ایسا اقدام کرنا چاہے تو خاص حالات میں اجازت ہو گی؛ لہٰذا قانون میں ذکر کیا گیا ہے: (اگر لڑکی آرٹیکل ۷۰ میں ذکر کی گئی عمر کا لحاظ نہ رکھے تو اُس کا عقدِ نکاح صرف صحیح التصرف باپ یا باصلاحیت عدالت کے ذریعہ انجام پا سکتا ہے، ۱۵ سال سے کم عمر صغیرہ کا عقدِ نکاح کسی صورت میں جائز نہ ہو گا)۔

عراق کا قانون:

عراق کے قانون احوال شخصیہ (شمارہ 188) (سنہ 1959) کے مادہ 7 کی پہلی شق کے مطابق شادی کی عمر 18 سال مکمل مقرر کی گئی ہے؛ قانون کی اِس شق میں لڑکی اور لڑکے کے درمیان فرق نہیں کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ شادی کی عمر کا یہ قانون لڑکی اور لڑکے دونوں کو شامل ہے، البتہ قانون میں بالغ ہونے کے ساتھ ساتھ عاقل ہونے کی شرط بھی عائد کی گئی ہے۔[15] اگرچہ اسی قانون کے مادہ 8 میں یہ استثنا بھی ہے کہ اگر کوئی پندرہ سال کے بعد شادی کرنا چاہے تو اگر وہ اپنے شرعی ولی کی اجازت حاصل کر لے تو وہ عدالت میں اپنی جسمانی قابلیت ثابت کرنے کے بعد اجازت لے سکتا ہے اور قاضی کو اُسے اجازت دینے کا حق حاصل ہو گا۔[16]

عراق کے اِس قانون کی رو سے نابالغ لڑکے اور لڑکی کی شادی غیر قانونی شمار ہو گی، لیکن ایسی غیر قانونی شادی کے انجام پانے کی صورت میں عراقی قانون میں کسی سزا کا تعین نہیں کیا گیا؛ البتہ عراقی عائلی قانون کے مادہ 41 کے مطابق اگر قانونی عمر (۱۸ سال) سے پہلے شادی انجام پائی ہو (چاہے لڑکے کی عمر کم ہو یا لڑکی کی) اور عدالت سے اجازت بھی نہ لی گئی ہو تو شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کو جدائی (نکاح کو فسخ کرنے) کا حق حاصل ہو گا۔

بحرین کا قانون:

بحرین کے عائلی قانون (قانون الاسرۃ) سنہ ۲۰۰۹ کے مادہ 18 کے مطابق شادی کے لئے لڑکی کی کم از کم عمر 16 سال مقرر کی گئی ہے، اور اس سے کم عمر لڑکی کی شادی کے لئے شرعی عدالت کی اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔[17]

---

[15] : الفصل الثالث: الأهلية، المادة السابعة: 1. يشترط في تمام أهلية الزواج العقل وإكمال الثامنة عشرة.

[16] : الفصل الثالث: الأهلية، المادة الثامنة : 1 . إذا طلب من أكمل الخامسة عشرة من العمر الزواج، فللقاضي أن يأذن به، إذا ثبت له أهليته و قابليته البدنية، بعد موافقة وليه الشرعي... ، 2. للقاضي أن يأذن بزواج من بلغ الخامسة عشرة من العمر إذا وجد ضرورة قصوى تدعو إلى ذلك و يشترط لإعطاء الإذن تحقق البلوغ الشرعي والقابلية البدنية (قانون الأحوال الشخصية، رقم 188 لسنة 1959 و تعديلاته) .

[17] : تزوج الصغيرة التي يقل سنها عن ست عشر سنة بموافقة المحكمة الشرعية بعد التحقق من ملاءمة الزواج. (قانون الأسرة، قانون رقم (19 لسنة 2009) صدار قانون أحكام الأسرة، (القسم الأول) المادة 18 .

بحرین کا یہ قانون نابالغ کی شادی کو بھی شامل ہے اور اسی قانون کی بناپر نابالغ کی شادی کے لئے شرعی عدالت سے اجازت لیناضروری ہے۔

پس بحرین کے اِس قانون کی بناپر نابالغ کے نکاح کی صورت میں رخصتی بھی کی جاسکتی ہے، البتہ افضاء کے حوالے سے سابقہ ذکر کئے گئے مسئلہ کا لحاظ کرنا ضروری ہوگا۔

سوال نمبر ۵: لڑکی نابالغ ہو یا لڑکا نابالغ ہو یا دونوں نابالغ ہوں، رخصتی کی عمر کیا ہے، کس عمر میں رخصتی ہو سکتی ہے؟

جواب: اسلام میں لڑکے اور لڑکی کے نکاح اور شادی کے لئے عمر کی کوئی حد معین نہیں کی گئی؛ لیکن عرف کو مد نظر رکھتے ہوئے جمہوری اسلامی ایران کے قانون میں شادی کی قانونی عمر لڑکی کے لئے ۱۳ سال اور لڑکے کے لئے ۱۵ سال معین کی گئی ہے؛ لیکن قانون میں یہ شق بھی ذکر کی گئی ہے کہ اگر ۱۳ سال سے کم عمر لڑکی اور ۱۵ سال سے کم عمر لڑکا شادی کرنا چاہیں تو اگر مصلحت اِسی میں ہو تو ولی (باپ یا دادا) کی اجازت اور مجاز عدالت سے اجازت ضروری ہے۔

البتہ واضح ہے کہ مذکورہ بالا قانون نہ صرف نکاح، بلکہ رخصتی کو بھی شامل ہے، لیکن چونکہ اسلام میں نابالغ بیوی سے ہمبستری سے منع کیا گیا ہے اور اگر کوئی ایسا کرے اور لڑکی کا افضاء ہو جائے تو وہ لڑکی شوہر کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور اور شوہر کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ بیوی کی مکمل دیت بھی ادا کرے اور تاحیات اُس کے مکمل اخراجات کی ذمہ داری بھی اٹھائے اور اُس کا حق مہر بھی مکمل ادا کرے۔[18]

اسی فقہی مسئلہ کے پیشِ نظر ایران کے تعزیراتی قانون کے آرٹیکل ۶۷۴ میں اس سلسلہ میں یوں ذکر ہوا ہے: ہر وہ مجرمانہ عمل جو ہمبستری کی قوت کے مکمل طور پر خاتمہ کا سبب بنے، کامل دیت ہوگی۔

پس اِس قانون کی بناپر اگر نابالغ لڑکی کا نکاح (ولی اور مجاز عدالت کی اجازت سے) کردیا جائے تو رخصتی بھی ہو سکتی ہے لیکن اگر شوہر بالغ ہو تو وہ اپنی نابالغ بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتا، اور اگر اُس نے ایسا کیا اور لڑکی کا افضا ہو گیا تو شوہر مجرم قرار پائے گا اور لڑکی کی دیت کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔

---

[18] : امام خمینی، تحریر الوسیلة، ج2، ص: 242، مسألة 12: وإن أفضاها بأن جعل مسلكي البول و الحيض واحدا أو مسلكي الحيض و الغائط واحدا حرم عليه وطؤها أبدا لكن على الأحوط في الصورة الثانية، و على أي حال لم تخرج عن زوجيته على الأقوى، فيجري عليها أحكامها من التوارث و حرمة الخامسة و حرمة أختها معها و غيرها، و يجب عليه نفقتها ما دامت حية وإن طلقها بل وإن تزوجت بعد الطلاق على الأحوط، بل لا يخلو من قوة، و يجب عليه دية الإفضاء، و هي دية النفس، فإذا كانت حرة فلها نصف دية الرجل مضافا إلى المهر الذي استحقته بالعقد و الدخول، ناشر: مؤسسة دار العلم، طبع اول، قم ، 2 جلدی.

سوال نمبر۶: کیا شرعی بلوغ کے ساتھ شادی کے لئے رشادت ضروری ہے؟اس کی عمر کیا ہو گی؟

جواب: کوئی شک نہیں ہے کہ شادی کے لئے جنسی بلوغ ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ جمہوری اسلامی ایران کے قانون میں شادی کی قانونی عمر لڑکی کے لئے 13 سال اور لڑکے کے لئے 15 سال ہے؛ جبکہ افغانستان کے قانون کے مادہ (70) اور شیعیان افغانستان کے احوالِ شخصیہ کے مادہ (94) میں نکاح کی قانونی عمر لڑکی کے لئے 16 سال شمسی، اور لڑکے کے لئے 18سال شمسی مقرر کی گئی ہے۔

اسی طرح عراق کے قانون احوال شخصیہ (شمارہ 188) (سنہ 1959) کے مادہ 7 کی پہلی شق کے مطابق شادی کی عمر (لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے) 18 سال مکمل مقرر کی گئی ہے؛ اور بالغ ہونے کے ساتھ ساتھ عاقل ہونے کی شرط بھی عائد کی گئی ہے۔[19]

اسی طرح بحرین کے عائلی قانون (قانون الاسرۃ) سنہ 2009 کے مادہ 18 کے مطابق شادی کے لئے لڑکی کی کم از کم عمر 16سال مقرر کی گئی ہے۔[20]

مذکورہ بالا تمام ممالک کے قوانین میں استثنائی طور پر نابالغ کی شادی کو چند مخصوص شرائط کے ساتھ قانونی شمار کیا گیا ہے، لیکن کسی قانون میں بھی شادی کے لئے رشادت کو شرط قرار نہیں دیا گیا۔

مشہور فقہاء نے بھی روایات واحادیث سے استناد کرتے ہوئے جسمانی بلوغ یا عدم بلوغ ہی کو نکاح کی اہلیت کے معیار کے طور پر ذکر کیا ہے اور رشادت کی کوئی شرط ذکر نہیں کی۔

بعض فقہاء کے نزدیک جسمی بلوغ کے نتیجہ میں رشادت (معاملات وغیرہ میں اپنے اموال کی حفاظت اور انہیں ضائع ہونے سے بچانے کے معنی میں) بھی حاصل ہو جاتی ہے[21]؛ شاید یہی وجہ ہے کہ نکاح کی اہلیت کا معیار صرف جسمانی بلوغ کو قرار دیا گیا ہے۔

جمہوری اسلامی ایران کے قانونِ مدنی (اصلاحیہ سنہ ۱۳۷۰ شمسی) میں بھی اسی نکتہ کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ بلوغ کی عمر میں رشادت بھی حاصل ہو جاتی ہے، چنانچہ اِس قانون کے مادہ 1210 میں یوں بیان ہوا ہے: کسی شخص کو بھی بلوغ کی عمر

---

[19]: الفصل الثالث: الأهلية، المادة السابعة: 1. يشترط في تمام أهلية الزواج العقل وإكمال الثامنة عشرة.

[20]: تزوج الصغيرة التي يقل سنها عن ست عشرة سنة بموافقة المحكمة الشرعية بعد التحقق من ملاءمة الزواج. (قانون الأسرة، قانون رقم (19) لسنة 2009) صدار قانون أحكام الأسرة، (القسم الأول) المادة 18.

[21]: تحریر الوسیلہ (امام خمینی): ج۲ص۳، قم، دار الکتب العلمیہ، 1409ق؛ منہاج الصالحین (سیستانی): ج ۲ ص ۲۹۷، طبع اول، مکتبہ آیت اللہ العظمی السید علی الحسینی السیستانی، 1416ق.

کو پہنچنے کے بعد جنون یا عدم رشادت کے عنوان سے مجور نہیں کیا جا سکتا، مگر یہ کہ اُس کی عدم رشادت یا جنون ثابت کیا گیا ہو۔[22]

قرآن مجید میں بھی بلوغت کی عمر کو رُشد کی عمر کے نزدیک قرار دیا گیا ہے؛ چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ نساء کی آیت ۶ میں ارشاد فرمایا: {وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ} ؛ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ یہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں رشد عقلی پاؤتوان کے اموال ان کے حوالے کردو۔

اس آیت مبارکہ میں واضح طور سے نکاح کی عمر کو رشادت کے قریب قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۷) : اگر نابالغ لڑکی کی رخصتی کردی جائے تو کیا رخصتی کر دینے والوں پر کوئی سزا ہے؟اور سزا کتنی ہے؟

جواب: ایران کے قانون کے مطابق نابالغ کی شادی کے لئے عدالت سے شادی کی مصلحت کی تشخیص اور تائید پر مبنی اجازت نامہ ضروری ہے، یہ قانون شمسی سنہ ۱۳۸۱ شمسی (22جون 2002 عیسوی) کو ایران کے عائلی قوانین میں شامل کیا گیا ہے؛[23]

چنانچہ ایران کے قانونِ مدنی کے آرٹیکل 1041 میں یوں بیان ہوا ہے: لڑکی کے تیرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے اور لڑکے کے پندرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے عقدِ نکاح مصلحت کا لحاظ کرنے کی شرط کے ساتھ ولی کی اجازت اور باصلاحیت عدالت کی تشخیص پر منحصر ہے۔[24]

اِس قانون سے پہلے نابالغ کی شادی صرف ولی کی مصلحتی رائے کی بناپر انجام پاتی تھی، لیکن اِس قانون کے پاس ہونے کے بعد اگر لڑکا پندرہ سال اور لڑکی تیرہ سال کی ہو تو وہ قانونی عمر ہونے کی بناپر خود شادی کے لئے اقدام کر سکتے ہیں، لیکن اگر اس عمر سے پہلے نکاح یا شادی کرنا چاہیں تو تین شرط کی رعایت کرنا ہوگی: ۱) : ولی (باپ یا دادا) اجازت دے؛ ۲) : قانونی عمر سے پہلے شادی کی مصلحت واضح کی جائے ۳) : مجاز عدالت سے ایسے نکاح یا شادی کی مصلحت کی تشخیص اور تائید لی جائے۔[25]

---

[22] : «ہیچ کس را نمی‌توان بعد از رسیدن بہ سن بلوغ بہ عنوان جنون یا عدم رشد مجور نمود، مگر آن کہ عدم رشد یا جنون او ثابت شدہ باشد (قانونِ مدنی جمہوری اسلامی ایران (اصلاح شدہ در سالہای ۱۳۶۱ و ۱۳۷۰ شمسی) : مادہ 1210).

[23] : اس قانون میں یوں ذکر کیا گیا ہے: لڑکی کے تیرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے اور لڑکے کے پندرہ شمسی سال مکمل ہونے سے پہلے اُن کا عقدِ نکاح مصلحت کی شرط کے ساتھ ولی کی اجازت یا صلاحیت رکھنے والی مجاز عدالت کی تشخیص کے ساتھ مشروط ہے۔

[24] : عقد نکاح دختر قبل از رسیدن بہ سن 13 سال تمام شمسی و پسر قبل از رسیدن بہ سن 15 سال تمام شمسی منوط است بہ اذن ولی بہ شرط رعایت مصلحت با تشخیص دادگاہ صالح (قانون مدنی ایران: مادہ ۱۰۴۱)۔

[25] : مخفی نہ رہے سنہ ۱۳۷۹ شمسی (۲۰۰۰ میلادی) میں ایرانی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا جس کے مطابق لڑکی اور لڑکے کی شادی کی قانونی عمر اٹھارہ سال قرار دی گئی، اور یہ کہ اگر کوئی لڑکی پندرہ سال کی عمر میں شادی کرنا چاہے تو عدالت مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے اُسے اجازت دے سکتی ہے؛ لیکن ایران کی شورای نگہبان

ایران کے قانونِ تعزیرات کے آرٹیکل ۶۴۶ میں نابالغ لڑکے یا لڑکی کے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کی صورت میں چھ مہینے سے دو سال تک کے لئے قید بامشقت کی سزا معین کی گئی ہے۔[26]

چنانچہ ایران کے قانونِ مجازاتِ اسلامی کے مادہ 646 میں یوں بیان ہوا ہے: بلوغ سے پہلے ولی کی اجازت کے بغیر شادی ممنوع ہے، چنانچہ اگر کوئی مرد قانون مدنی کے مادہ 1041 میں ذکر کیئے گئے قانون اور اُس کے ذیل میں موجود تبصرہ کے برخلاف نابالغ لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو چھ مہینے سے دو سال تک قید بامشقت کی سزا پائے گا۔[27]

لیکن ایران کے تعزیراتی قانون میں عدالت سے شادی کی مصلحت کی تشخیص اور تائیدی اجازت نامہ لئے بغیر نابالغ کی شادی انجام پانے کی صورت میں کوئی سزا معین نہیں کی گی اور نہ ہی کوئی جرمانہ معین کیا گیا ہے۔

اس بناء پر اگر ولی اور عدالت کی مصلحتی تشخیص کے اجازت نامہ کی بنا پر نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دیا جائے تو رخصتی (شادی) کی بھی اجازت ہو گی لیکن شرط یہ ہے کہ شوہر شادی (رخصتی) کے بعد بھی اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکے گا تاکہ افضانہ ہو جائے، اگرچہ اُس سے دیگر طریقوں (مثلاً چھونا، بوسہ لینا وغیرہ) سے لطف اندوز ہونے میں کوئی حرج نہ ہو گا۔

افغانستان میں ۲۰ جولائی ۲۰۰۹ کو قانون (منع خشونت علیہ زنان) صدر کی تائید سے پاس ہوا، اس قانون میں کم عمری کی شادی کو جرم شمار کیا گیا ہے، اس قانون میں قانونی عمر سے پہلے نکاح سے متعلق باب کی تیسری فصل کے مادہ ۲۸ میں بیان کیا گیا ہے: (اگر کوئی شخص قانونِ مدنی کے مادہ ۷۱ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرے جو ابھی نکاح کی قانونی عمر کو نہیں پہنچی، تو اُسے حسبِ حالات کم از کم دو سال قید کی سزا دی جائے گی اور عورت کے مطالبہ کی صورت میں قانون کے احکام کے مطابق نکاح فسخ قرار دیا جائے گا)۔

عراق کے قانون احوال شخصیہ (شمارہ 188) (سنہ 1959) کے مادہ 8 کے مطابق اگر کوئی قانونی عمر (۱۸ سال) سے پہلے پندرہ سال مکمل ہونے پر شادی کرنا چاہے تو اگر وہ اپنے شرعی ولی کی اجازت حاصل کرلے تو وہ عدالت میں اپنی جسمانی قابلیت ثابت کرنے کے بعد اجازت لے سکتا ہے اور قاضی کو اُسے اجازت دینے کا حق حاصل ہو گا۔[28]

نے اِس قانون کو قرآن و سنت کے مخالف قرار دیتے ہوئے تائید نہ کی؛ اور پھر جب ایرانی پارلیمنٹ نے اپنے تصویب شدہ قانون پر اصرار کیا تو یہ مسئلہ ایران کے اعلی ترین ادارے (مجمع تشخیص مصلحت نظام) کے سپرد کر دیا گیا، جس نے ۲۲ جون ۲۰۰۲ کو سابقہ ذکر کیئے گئے قانون کو پاس کیا۔

[26]: البتہ مخفی نہ رہے کہ ایران کے قانون میں یہ جرم اور سزا مرد کے لئے ہے، لہذا جو لڑکی قانونی عمر سے پہلے شادی کا اقدام کرے اُس کے لئے قانون میں کوئی سزا معین نہیں کی گئی۔

[27]: ازدواج قبل از بلوغ بدون اذن ولی ممنوع است چنانچہ مردی با دختری کہ بہ حد بلوغ نرسیدہ برخلاف مقررات مادہ 1041 قانون مدنی و تبصرہ ذیل آن ازدواج نماید بہ حبس تعزیری از شش ماہ تا دو سال محکوم می گردد. (قانون مجازاتِ اسلامی ایران: مادہ 646)۔

عراق کے اِس قانون کی رو سے نابالغ لڑکے اور لڑکی کی شادی غیر قانونی شمار ہو گی، لیکن ایسی غیر قانونی شادی کے انجام پانے کی صورت میں عراقی قانون میں کسی سزا کا تعین نہیں کیا گیا؛ البتہ عراقی عائلی قانون کے مادہ 41 کے مطابق اگر قانونی عمر (۱۸سال) سے پہلے شادی انجام پائی ہو (چاہے لڑکے کی عمر کم ہو یا لڑکی کی) اور عدالت سے اجازت بھی نہ لی گئی ہو تو شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کو جدائی (نکاح کو فسخ کرنے) کا حق حاصل ہو گا۔

مختلف اسلامی ممالک کے قوانین

سوال: کیا نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ نکاح کے جواز پر کیا رخصتی ہو سکتی ہے؟

جواب:

ایران کا قانون:

لڑکی کی عمر حد اقل 13 سال شمسی ہجری اور لڑکے کی عمر 15 سال شمسی ہجری

نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتے۔

نابالغ لڑکی اور نابالغ لڑکے کا ولی (جو باپ اور دادا ہیں) نابالغوں کا نکاح کر سکتے ہیں لیکن اس نکاح میں کوئی مصلحت و مفاد موجود ہو۔ مصلحت کی تشخیص مجاز عدالت کرے گی۔

اگر ولی کی اجازت کے بغیر اور مصلحت کو مد نظر رکھے بغیر نکاح کیا جائے گا تو ایسا اقدام کرنے والے پر 6 ماہ سے 2 سال تک کی تادیبی سزا ہے۔ نقصان کی صورت میں جرمانہ بھی مجاز عدالت کر سکتی ہے۔

ایسی سزا مرد کے لئے ہے، نکاح خواں اور دیگر افراد جو اس میں شامل ہونگے ان کے لئے بھی متعین ہے۔

قانون مجازات اسلامی مادہ ۶۴۶ کے تحت اگر ولی شرعی (باپ، دادا) کی اجازت کے بغیر اور مصلحت کو تشخیص کئے بغیر نابالغ لڑکی سے کوئی نکاح کرے گا تو اسے چھ ماہ سے دو سال تک قید بامشقت کی سزا دی جاسکے گی، جرمانہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ (قانون مدنی مادہ ۱۰۴۱)

ایران کے بارے ضروری وضاحت:

۱۔ ۱۳۷۹ھ ش بمطابق ۲۰۰۰ میلادی ایران کی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا جس کے مطابق لڑکے اور لڑکی کے لئے شادی کی قانونی عمر ۱۸ سال قرار دی گئی اگر کوئی لڑکی پندرہ سال کی عمر میں شادہ کرنا چاہے تو مجاز عدالت مصلحت کی

---

[28] : الفصل الثالث: الأهلية، المادة الثامنة: 1. إذا طلب من أكمل الخامسة عشرة من العمر الزواج، فللقاضي أن يأذن به، إذا ثبت له أهليته و قابليته البدنية، بعد موافقة وليه الشرعي... ، 2. للقاضي أن يأذن بزواج من بلغ الخامسة عشرة من العمر إذا وجد ضرورة قصوى تدعو إلى ذلك و يشترط لإعطاء الإذن تحقق البلوغ الشرعي والقابلية البدنية (قانون الأحوال الشخصية، رقم 188 لسنة 1959 و تعديلاته) .

تشخیص دے کر اسے اجازت دے سکتی ہے جب یہ قانون شوریٰ نگہبان (جو کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مشابہہ ہے) کے پاس گیا تو انہوں نے اسے قرآن و سنت کے خلاف قرار دیا۔ جب پارلیمنٹ نے اسی قانون پر اصرار کیا تو یہ مسئلہ ایران کے اعلیٰ ترین آئینی ادارے (مجمع تشخیص مصلحت نظام) کے پاس بھیج دیا گیا جس نے ۲۲ جون ۲۰۰۲م میں اوپر بیان کئے گئے قانون کو منظور کیا جو اس وقت ایران میں رائج ہے۔

۲۔ شرعی تکلیف کے لئے لڑکی کے لئے حد بلوغ ۹ سال قمری اور لڑکے کے لئے ۱۵ سال قمری ہے۔

افغانستان کا قانون:

افغانستان کے قانون مادہ 70 اور شیعہ کے لئے احوال شخصیہ سے مربوط قانون کے مادہ 94 میں نکاح کی قانونی عمر لڑکی کے لئے 16 سال شمسی اور لڑکے کے لئے 18 سال شمسی ہے۔

شرعی کی عمر لڑکی کے لئے 9 سال قمری اور لڑکے کے لئے 15 سال قمری ہے۔

نابالغ اطفال کا نکاح شرعی ولی (باپ، دادا) اور مجاز عدالت کی طرف سے مصلحت کی تشخیص دینے کی صورت میں انجام پاسکے گا، خلاف ورزی پر تعزیر ہو گی۔

افغانستان میں ۲۰ جولائی ۲۰۰۹ء میں ایک قانون پاس ہوا (قانون منع خشونت علیہ زنان) اگر کوئی شخص نکاح کے لئے قرار دی گئی (مادہ ۷۱) قانونی عمر سے پہلے نابالغ لڑکی سے شادی کرے گا تو اسے حسب حالات کم از کم دو سال قید اور عورت کے مطالبہ پر قانون کے مطابق نکاح کے فسخ کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (قانون بابت نکاح فصل ۳، مادہ ۲۸)

عراق کا قانون:

عراق کے قانون احوال شخصیہ شمارہ 188 سال 1959ء مادہ 7 شق نمبر 1 لڑکے اور لڑکی کے نکاح کے لئے قانونی عمر 18 سال مقرر کی گئی ہے۔

قانون میں بالغ کی شرط کے ساتھ عاقل ہونے کی شرط بھی رکھی گئی ہے۔

مادہ 8 میں ہے اگر کوئی شخص 15 سال کی عمر میں شادی کرنا چاہے تو اسے اپنے شرعی ولی سے لے کر مجاز عدالت میں اپنی صلاحیت ثابت کرنے کے بعد ایسا کر سکے گا۔

عراق کے قانون میں 18 سال قمری مراد ہیں۔

نابالغ اطفال کا نکاح ولی کی اجازت اور مصلحت کے تحت ہو چکا ہو تشخیص مجاز عدالت نے کی ہو تو اس صورت میں بلوغ سے پہلے رخصتی کی جا سکتی ہے۔

نابالغ اطفال کا نکاح کرنے کے بعد رخصتی کی صورت میں مجامعت کی اجازت نہ ہے۔ مجامعت کے علاوہ بوس و کنار کی اجازت ہے۔ اگر مجامعت کرے گا تو تعزیراتی قانون کے آرٹیکل 476 کے تحت ہر مجرمانہ فعل جو بعد میں مکمل مجامعت کی صلاحیت کے خاتمہ کا سبب بنے تو کامل دیت دینا ہو گی۔ جیسے مجامعت کی وجہ سے افضاء (خون اور حیض کا راستہ ایک ہو جائے)۔

حوالہ جات: تحریر الوسیلہ، امام خمینی، ج ۲، ص ۲۴۲ مسالہ نمبر ۱۲، عربی موسسہ دار العلم طبع اول قم ۲ جلدی۔

حقوق مدنی، دکتر یر حسن امامی، ج ۴، ص ۳۳۵ تا ۳۴۸، چاپ ۲۱ سال ۱۳۸۹ھ ش، انشارات اسلامیہ تہران۔

وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۲۰، ص ۲۷۵، باب ۶، حدیث ۲۵۶۱۷، کافی، الکلینی، ج ۵، ص ۳۹۴، حدیث ۹، باب نکاح، ج ۷، ص ۱۳۲، حدیث ۱، باب نکاح۔

مجموعہ نظرات شورای نگہبان در مواد مصوبات مجلس شورای اسلامی دوری ششم سال دوم ص ۶۵۳، قانون مدنی باآخرین اصلاحات والحاقات، ص ۱۳۵۔

قانون مدنی ایران، مادہ ۱۰۴۱۔

عراق کے بارے:

اگر قانون میں طے شدہ عمر سے کمتر عمر والے شادی کریں گے تو وہ شادی غیر قانونی ہو گی۔

غیر قانونی شادی پر سزا مقرر نہیں کی گئی، اس میں فرق نہیں، دونوں کی عمر کم ہو یا دونوں سے ایک کی عمر کم ہو۔

غیر قانونی شادی میں شوہر اور بیوی دونوں کی ایک دوسرے سے جدائی کا قانونی حق حاصل ہو گا۔

حوالہ: قانون احوال شخصیہ رقم ۱۸۸ السنۃ ۱۹۵۹ و تعدیلاتہ۔

بحرین کا قانون:

لڑکی کی کم از کم عمر ۱۶ سال قمری قرار دی گئی ہے۔

کم عمر لڑکی کی شادی کے لئے ولی کی اجازت کے ساتھ ساتھ مجاز عدالت سے اجازت لینا ضروری ہے۔

حوالہ: قانون الاسرہ، قانون رقم ۱۹، سنۃ ۲۰۰۹ صدار قانون احکام الاسرۃ القسم الاول المادہ ۱۸۔

(عراق اور بحرین کے قانون میں امتناع از دواج اطفال کے قانون کی خلاف ورزی پر سزا کا تعین نہیں کیا گیا۔)

مختلف ممالک میں شادی کے لئے عمر

1. ایران میں قانونی عمر لڑکی کے لئے 13 سال شمسی، لڑکا 15 سال شمسی
2. افغانستان میں لڑکی 16 سال شمسی، لڑکا 18 سال شمسی (شیعیان افغانستان کے احوال شخصیہ مادہ 94)
3. عراق میں لڑکے اور لڑکی کے لئے 18 سال قمری، بلوغ کے ساتھ عقل شرط ہے۔ (الفصل الثالث، الاھلیۃ، المادۃ السابقہ، ا، یشترط فی تمام اھلیۃ الزواج العقل واکمال الثامنہ عشر)
4. بحرین میں لڑکی کے لئے 16 سال قمری (قانون الاسرہ سنۃ 2009ء مادہ 18)

ذکر شدہ ممالک میں اور امامیہ فقہاء قرآن وسنۃ کی روشنی میں نکاح کے لئے بلاغ جنسی (بلوغ جسمانی) کو ضروری قرار دیا ہے۔ کاروبار اور مالی معاملات میں بلوغ کے ساتھ رشادت کو بھی شرط قرار دیا گیا ہے جبکہ مخصوص شرائط کے تحت نابالغ اطعال کے نکاح اور رخصتی کی اجازت دی ہے۔ (تحریر الوسیلہ، امام خمینی ج ۲، ص ۱۳؛ منہاج الصالحین، سیستانی، ج ۲ ص ۲۹۷ طبع اول)